REGD No. L. 5254

132

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ — عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

ٹیلیفون نمبر ۲۹۷۹

الفضل

روزنامہ — لاہور

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ ″
سہ ماہی ۷ ″
ماہوار ۲½ ″

فی پرچہ ۱؎

یوم جمعہ

۵ ذیقعدہ ۱۳۷۰ھ

جلد ۵/۳۹ — ۱۰ ظہور ۱۳۳۰ہش — ۱۰ اگست ۱۹۵۱ء — نمبر ۱۸۵

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

محامد خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وسلم

عجب نوریست درجانِ محمدؐ
عجب لعلیست درکانِ محمدؐ
زظلمتہا دلے آنگہ شود صاف
کہ گردد از محبانِ محمدؐ

محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی جان میں عجیب نور ہے۔ محمدؐ کی کان میں عجیب لعل ہے۔ تاریکیوں سے دل اس وقت صاف ہوتا ہے۔ جب محمدؐ کے عاشقوں میں سے ہو جائے۔

(اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۹۳ء)

نزدیک و دُور سے

• **لاہور** ۹ اگست۔ سٹیٹ بنک آف پاکستان نے سنٹرل ایکسچینج بنک لمیٹڈ لاہور کو ہدایت کی ہے کہ وہ کل سے مزید روپیہ جمع نہ کرے یہ اقدام اس لئے کیا گیا ہے کہ یہ بنک جس طریق سے کام کر رہا تھا۔ اس سے روپیہ جمع کرنے والوں کو نقصان پہونچنے کا احتمال ہے۔

• **کراچی** ۹ اگست۔ آج اعلےٰ تعلیم کے حصول کے لئے چار پاکستانی طلبا کی ایک دوسری جماعت بذریعہ ہوائی جہاز امریکہ روانہ ہوئی۔ اس سے پہلے دس طلبا کی ایک جماعت اسی مقصد کے لئے جا چکی ہے۔

• **نئی دہلی** ۹ اگست۔ ہندوستان کے سرکاری حلقوں نے بتایا ہے۔ کہ ایران کے مذہبی لیڈر سید کاشانی نے ہندوستان و پاکستان کی باہمی کشیدگی کو کم کرنے کے لئے جو اپنی خدمات پیش کی تھیں۔ ہندوستان نے اسے یہ کہہ کر رد کر دیا ہے کہ ہندوستان پہلے ہی جنگ نہ کرنے کا اعلان کر چکا ہے۔

• **لکھنؤ** ۹ اگست۔ آج یوپی حکومت کے دو نئے وزیروں سید علی ظہیر (سابق سفیر ایران) اور ٹھاکر گورچرن سنگھ (سابق پارلیمنٹری سکرٹری) نے حلف وفاداری اٹھایا۔

• **لنڈن** ۹ اگست۔ سعودی عرب کے وزیر خارجہ امیر فیصل نے آج پھر برطانی وزارت خارجہ کے اعلیٰ افسروں سے مفادات مشترک سے متعلقہ امور پر خفیہ بات چیت کی۔

• **کولمبو** ۹ اگست۔ لنکا کے وزیر اعظم نے سیلون انڈین کانگریس کی یہ درخواست مسترد کر دی ہے۔ کہ لنکا میں رہنے والے ہندوستانی اور پاکستانی باشندوں کے نام رجسٹریشن کرانے کی تاریخ بڑھا دی جائے۔

• **لاہور** ۹ اگست کل پنجاب کے وزیر اعظم میاں محمد ممتاز خان دولتانہ نے قصور سب ڈویژن کے بعض سرحدی دیہات کا دورہ کرتے ہوئے عوام کو عام زندگی کے کاموں کو بدستور جاری رکھنے کی تلقین کی۔ آپ نے کہا جو خطرہ درپیش ہے۔ وہ ایسا نہیں ہے جسے دبایا جا سکے۔ آپ نے اس دورہ میں سول اور بورڈر پولیس کے افسروں سے بات چیت

اخبار احمدیہ

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق تاریخ وار حسب ذیل اطلاعیں موصول ہوئی ہیں۔

ربوہ ۷ اگست آگے سے نسبتاً آرام ہے۔ بہت Slightly آہستہ آہستہ فرق پڑ رہا ہے۔

ربوہ ۸ اگست۔ صحت اچھی ہو رہی ہے۔ لیکن ابھی ٹانگ سیدھی نہیں ہوئی۔ احباب حضور کی صحت کاملہ وعاجلہ کے لئے دردِ دل سے دعا فرمائیں۔

بیرونی ممالک کشمیر کے متعلق پاکستان کے موقف کی اس لئے تائید کرتے ہیں کہ ریاست میں مسلمانوں کی اکثریت ہے

پنڈت نہرو کو بیرونی دنیا سے شکوہ

نئی دہلی ۹ اگست۔ آج دہلی کے ایک نواحی علاقہ شاہدرہ میں ایک مجمع عام کو خطاب کرتے ہوئے ہندوستان کے وزیر اعظم پنڈت جواہر لال نہرو نے کہا بیرونی ممالک مسئلہ کشمیر کے سلسلے میں پاکستان کے موقف کی محض اس لئے تائید کرتے ہیں کہ ریاست جموں و کشمیر میں اکثریت آبادی مسلمانوں کی ہے۔ آپ کا کہنا ہے کہ انہیں دراصل اس سارے تنازعہ کا پس منظر معلوم نہیں ہے۔ اس لئے انہوں نے (بقول نہرو)

دنیا کی آنکھوں میں دھول جھونک کر پنڈت نہرو ریاست جموں و کشمیر پر مسلط رہنا چاہتے ہیں

مظفر آباد ۹ اگست آزاد کشمیر کے ایک ہندو لیڈر پنڈت فقیر چند نے پنڈت نہرو کے اس بیان پر شدید نکتہ چینی کی ہے۔ جس میں انہوں نے کشمیر کو ہندوستان کا حصہ قرار دیا ہے۔ آپ نے کہا یا تو پنڈت نہرو ریاست کی شمولیت کے بارے میں ریاستی عوام کے احساسات سے بے خبر ہیں۔ یا پھر وہ دنیا کی آنکھوں میں دھول جھونک کر شیخ عبداللہ کی کٹھ پتلی حکومت کو جمہوری ثابت کر کے دھوکہ دے رہے ہیں۔ حالانکہ یہ حکومت شیخ عبداللہ کی ذات اور چند سیاسی یتیموں کے سوا کسی اور کی نمائندگی نہیں کرتی۔ اور یہ ٹولی عوام کو مصائب میں مبتلا کر کے محض اپنا الو سیدھا کر رہی ہے۔

آپ نے کہا حال ہی میں خان لیاقت اور پنڈت نہرو کے درمیان جو خط و کتابت ہوئی ہے۔ اس میں پنڈت نہرو کے رویہ نے ثابت کر دیا ہے کہ ہندوستان ریاست جموں و کشمیر پر اپنا ناجائز قبضہ جاری رکھنا چاہتا ہے۔

- کراچی ۹ اگست آج ڈاکٹر گراہم کے پرنسپل سیکرٹری مسٹر رشمہ اور مسٹر محمد علی میں پھر بات چیت ہوئی سیکرٹریوں کی گفتگو ختم ہونے کے بعد ڈاکٹر گراہم وزیر خارجہ پاکستان اور وزیر امور کشمیر مسٹر گورمانی سے گفتگو کا سلسلہ شروع کریں گے

امریکی فاؤنڈیشن مشن کراچی میں

کراچی ۹ اگست۔ آج پاکستان میں ابتدائی اقتصادی کام کرنے کے امکانات کا جائزہ لینے کے لئے ۵ افراد کا ایک امریکی وفد بیروت سے کراچی پہونچ گیا۔ یہ وفد تین دن تک کراچی رہے گا۔ حکومت پاکستان وفد کے سامنے چند سکیمیں عملی جامہ پہنانے کے لئے پیش کرے گی جنہیں وہ مالی مدد دے گا۔ یہ وفد زرعی پیداوار کو بڑھانے فنی سہولتیں فراہم کرنے اور طبی سہولتوں کو وسیع کرنے کے سلسلہ میں مدد دے گا۔

لاہور ۹ اگست۔ آج پنجاب میں صنعتی ترقی کی عارضی کمیٹی نے صنعتی ترقی کی بعض سکیموں کو آخری شکل دے دی۔ ان کی رو سے پنجاب میں ۱۱ کارخانے قائم کئے جائیں گے جن میں سے ایک سیمنٹ کا کارخانہ ہوگا۔ یہ کارخانے ۱۹۵۳ء تک کام کرنا شروع کر دیں۔

ہندوستان و پاکستان کی کشیدگی سے امریکہ کو تشویش

واشنگٹن ۹ اگست۔ امریکی وزیر امور خارجہ مسٹر ڈین ایچی سن نے اخباری نمائندوں کی کانفرنس میں تقریر کرتے ہوئے بتایا کہ ہندوستان و پاکستان کی باہمی کشیدگی اور سرحدوں پر فوجیں پہنچ جانے سے خطرناک صورت حال پیدا ہو گئی ہے۔ مجھے امید ہے کہ دونوں ملک اس کشیدگی کو جو کشمیر کے جھگڑے سے پیدا ہو گئی ہے دور کرنے کے لئے ضرور کوئی قدم اٹھائیں گے آپ نے اس امر کو تسلیم کیا کہ امریکہ نے دونوں حکومتوں کو مطلع کیا ہے کہ امریکہ کو اس کشیدگی سے گہری تشویش ہے آپ نے یہ بتانے سے انکار کر دیا کہ دونوں نے اس کا کیا کیا جواب دیا ہے۔

کیسانگ کانفرنس کل پھر شروع ہو جائیگی

ٹوکیو ۹ اگست۔ خبر آئی ہے کہ چینی اور شمالی کوریا کے کمانڈروں نے اقوام متحدہ کی فوجوں کے سپریم کمانڈر سے استدعا کی ہے کہ کیسانگ میں صلح کی بات چیت جلد شروع کی جائے۔ انہوں نے یہ بھی یقین دلایا ہے۔ کہ آئندہ کوئی ایسا واقعہ نہیں ہوگا جس سے کیسانگ کے علاقہ کی غیر جانبداری میں خلل پڑے۔ امید کی جاتی ہے کہ جنرل رجوے اس درخواست کو قبول کر لیں گے۔ اور بات چیت کل پھر شروع ہو جائیگی

ہندوستانی جمہوریہ کے عام انتخابات

جنوری میں ہونگے

نئی دہلی ۹ اگست۔ آج ہندوستان کے وزیر قانون ڈاکٹر امبیدکر نے اعلان کیا کہ ہندوستان کے عام انتخابات کے لئے رائے شماری آئندہ سال کے ماہ جنوری کے پہلے ہفتہ سے شروع ہو کر ۲۴ جنوری تک ختم ہو جائے گی۔ اور نتائج کا اعلان ۵ فروری تک ہو جائے گا۔ سٹیٹ کونسل اور مجلس قانون ساز کے انتخابات مارچ تک مکمل ہو جائیں گے۔ اور ان دونوں ایوانوں کے انتخاب کے بعد صدر کا انتخاب عمل میں آئے گا۔

ہندوستان و پاکستان کی سرحدوں پر

اقوام متحدہ کے مبصر مقرر کئے جائیں

لنڈن ٹائمز ۹ اگست۔ برطانیہ کے نیم سرکاری جریدہ لنڈن ٹائمز نے تجویز کیا ہے کہ ہندوستان و پاکستان کی فوجوں کے سرحدوں تک پہنچ جانے سے جو خطرہ پیدا ہو گیا ہے۔ اسے جلد از جلد دور کرنا ضروری ہے چاہیئے کہ دونوں کی سرحدوں پر کشمیر کی طرح اقوام متحدہ کے مبصر مقرر کر دیئے جائیں۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے

چند سوالات کے جواب

سوال ۱:۔ اگر امام اور مقتدی ایک ہی صف میں کھڑے کوئی نماز ادا کر رہے ہوں تو کیا صف بالکل سیدھی ہونی چاہیئے یا امام تھوڑا سا آگے ہو۔

جواب:۔ اگر امام اور مقتدی ایک ہی صف میں ہوں تو کوئی ضرورت نہیں کہ مقتدی پیچھے ہو۔ حدیثوں سے ثابت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے ابن عباسؓ کو اپنے ساتھ کھڑا کیا اور اگر امام یہ بتانے کے لئے کہ اصل مقام اس کا آگے ہے، آگے کھڑا ہو جائے۔ تب بھی کوئی حرج نہیں۔

سوال ۲:۔ جمعہ کے وقت دو خطبے ہوتے ہیں۔ ایک تو لمبا جو اردو یا جونسی زبان میں چاہیں پڑھیں اور دوسرا جو عربی میں ہوتا ہے۔ کیا دوسرا خطبہ پڑھنے کی بجائے ہم دعائیں یا صرف درود شریف پڑھ سکتے ہیں؟ کیا یہ جائز ہے؟

جواب:۔ (نماز جمعہ میں) دوسرا خطبہ وہی مسنون عربی کا ہے پڑھنا ضروری ہے۔ وہ خود رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا بتایا ہوا ہے۔

سوال ۳:۔ جب الہام الٰہی نازل ہوتا ہے تو اس وقت کی کیا حالت ہوتی ہے؟

جواب:۔ کئی حالتیں ہوتی ہیں۔ کبھی جاگ رہا ہوتا ہے اور یہ کیفیت ہوتی ہے کہ جیسے کسی اور نے جسم پر قبضہ کر لیا ہو اور الفاظ زبان سے جاری ہو جاتے ہیں اور علائق دنیوی سے علیحدہ ہو جاتا ہے کبھی سوتے میں الفاظ زبان پر جاری کر دئیے جاتے ہیں جو دوسرے بھی سن لیتے ہیں۔ بسا اوقات جاگتے میں کبھی وہ سمجھتا ہے کہ دوسرے سن رہے ہیں مگر دوسرے نہیں سن رہے ہوتے۔

کبھی خواب دکھائی جاتی ہے مگر آخر میں الہام سے بدل جاتی ہے۔ کبھی جاگتے میں الہام ہوتا ہے۔ وہ سمجھتا ہے کہ میرا جسم دوسرے کے قبضے میں چلا گیا۔ لیکن دوسرے لوگ نہیں محسوس کر رہے ہوتے۔

حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے رشیدہ وحیدہ صاحبہ از سیالکوٹ کے استفسار پر زخمیوں کی مرہم پٹی اور پردہ کے متعلق حسب ذیل جواب تحریر فرمایا ہے۔

"قرآن کریم کی جو پردہ کی آیت ہے اس سے صاف ظاہر ہے کہ پردہ حالات کے مطابق بدل سکتا ہے۔ پس جہاں تک مرہم پٹی اور خدمت کا سوال ہے یہ جائز ہے اور اس سے دریغ کرنا درست نہیں مگر جہاں تک پردہ کا لحاظ رکھا جا سکتا ہے وہ کیوں نہ کیا جائے۔ کیا ہمارا فرض یہی ہونا چاہیئے کہ ہر حکم شریعت کا توڑیں۔ عیسیٰ ننوں نے اٹھارہ سو سال سے اسلامی ضروری پردہ پر عمل کیا ہے۔ سر اور گردن ڈھانکتی ہیں لاتوں کا لباس مناسب رکھتی ہیں۔ چھاتی پوری طرح ڈھانکتی ہیں۔ کیوں پاکستان میں یہ احتیاط نہ ہو اور خدمت قوم کے بہانہ سے لڑکیاں ڈاکٹروں سے کھیلتی ہنستی پھریں۔ اگر وہ اس سے بچیں اور حکومت اس میں مدد کرے جو اب نہیں کر رہی تو ہر مسلمان عورت کو خدمت قوم کیلئے اٹھ کھڑا ہونا چاہیئے۔

(پرائیویٹ سیکرٹری حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ)

انتخاب نائب امراء کے متعلق قاعدہ

جماعت ہائے احمدیہ امراء کے انتخاب کے ساتھ . . . . نائب امراء کا انتخاب بھی جماعت کی رائے سے کرتی ہیں۔ مندرجہ ذیل قاعدہ کی رو سے نائب امیر کیلئے جماعتی انتخاب کی ضرورت نہیں۔ امیر جماعت ہی کوئی موزون شخص نامزد کر کے منظوری حاصل کر سکتا ہے۔ لہٰذا جماعتوں کی اطلاع کیلئے یہ قاعدہ علیحدہ شائع کیا جاتا ہے تا آئندہ اس امر کا خیال رکھیں۔

قاعدہ ۸۲۱ الف۔ شق ۲۱

"اگر کسی امیر صوبائی یا امیر ضلع یا مقامی امیر کو اپنے ماتحت امداد کیلئے نائب امیر کی ضرورت ہو تو پہلے وہ اپنی ضرورت کو واضح کر کے نیابت کے قیام کے لئے خلیفہ وقت سے (بتوسط نظارت علیا) منظوری حاصل کریں۔ اور یہ منظوری حاصل ہونے کے بعد پھر وہ امیر خود نائب امیر کیلئے مناسب آدمی کا انتخاب کر کے منظوری لیں۔ جماعتی انتخاب کی ضرورت نہیں"

ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ ربوہ

چندہ سالانہ اجتماع خدام الاحمدیہ

خدام الاحمدیہ کا سالانہ اجتماع ماہ اکتوبر میں منعقد ہو رہا ہے جس کی ابھی سے تیاری کی جانی ضروری ہے چنانچہ انتظامات شروع کر دئیے گئے ہیں۔ لیکن روپیہ نہ ہونے کی وجہ سے سامان کی خرید میں سخت دقت پیش آ رہی ہے۔ چندہ کی وصولی کی رفتار بہت سست ہے۔ اس لئے جملہ قائدین مجالس سے درخواست ہے کہ وہ اس طرف خاص توجہ فرمائیں اور زیادہ سے زیادہ یکم اکتوبر ۱۹۵۱ء تک کل چندہ ہر خادم سے مقررہ شرح کے مطابق وصول کر کے مرکز میں بھجوا دیں۔

چک ۸۷ شمالی سرگودھا میں تبلیغی جلسہ

مورخہ ۲۹ جولائی کو پہلا اجلاس تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد زیر صدارت مولوی محمد یار صاحب عارف سابق مبلغ انگلستان ۸ بجے صبح شروع ہوا۔ گیانی عباد اللہ صاحب مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ نے وفات مسیح ناصری پر نہایت مدلل تقریر کی۔ مکرم شیخ عبدالقادر صاحب مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ نے نبوت بعد آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر تقریر کی۔ بعد ازاں مولانا جلال الدین صاحب شمس سابق مبلغ بلاد عربیہ و انگلستان نے احرار کے اعتراضات کے جواب قرآن کریم اور احادیث کی روشنی میں دئیے۔ ایک بجے کھانے اور نمازوں کیلئے جلسہ ملتوی ہو گیا۔

دوسرا اجلاس ۴ بجے شام زیر صدارت مولانا . . . جلال الدین صاحب شمس شروع ہوا۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد عبد اللہ خانصاحب اختر جتوئی سابق مبلغ ملایا و سنگا پور نے گذشتہ انبیاء علیہم السلام کے مخالفین کے طریق مخالفت پر تقریر کی اور جناب مولانا . . . ابو العطاء صاحب جالندھری سابق مبلغ بلاد عربیہ و حال پرنسپل جامعہ احمدیہ احمد نگر نے احرار کے اعتراضات کے جوابات دئیے۔ آپ کے بعد جناب مولوی محمد یار صاحب عارف سابق مبلغ انگلستان نے وفات مسیح ناصری پر تقریر کی۔

تیسرا اجلاس رات ۱/۲ ۹ بجے زیر صدارت مولانا . . . جلال الدین صاحب شمس شروع ہوا۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد مولانا . . . ابو العطاء صاحب اور مولوی محمد یار صاحب عارف نے اعتراضات کے جوابات پر مبسوط تقریریں کیں اور آخر میں جناب شمس صاحب نے صدارتی تقریر فرمائی۔ اور ایک بجے رات کے جلسہ دعا پر ختم ہوا۔ جلسہ کا انتظام نہایت عمدہ تھا۔ خدام الاحمدیہ شکریہ کے مستحق ہیں۔ چک ۸۷ شمالی کے غیر احمدی احباب نے ہمارے جلسہ میں ہر طرح کا تعاون کیا۔ اور پولیس کا انتظام بھی بہت اچھا تھا۔ دعا سے قبل ملک غلام نبی صاحب امیر جماعت احمدیہ چک ۹۸ شمالی نے تمام حاضرین پولیس۔ علماء اور اہل چک کا شکریہ ادا کیا۔

(نامہ نگار از چک نمبر ۸۷ شمالی ضلع سرگودھا)

جھوٹ اور سچ

احرار آپ کے متعلق جھوٹا پروپیگنڈا کر کے خوش ہیں کہ وہ آپ کے خلاف ایسا زہر پھیلا رہے ہیں جس کا کوئی علاج نہیں۔ حالانکہ آپ کے پاس سچائی کا تریاق موجود ہے۔ اگر آپ اس کی اشاعت میں لگ جائیں اور پبلک کو یہ بتا دیں۔ کہ ان کے جلسے اور کانفرنسیں سب جھوٹ کے اکھاڑے ہیں۔ تو تبلیغ حق کی راہ میں آپ بہت بڑی خدمت بجا لائیں گے۔ جو باطل کی شکست کا موجب ہو گی۔

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ الفضل خود خرید کر پڑھے۔ اور زیادہ سے زیادہ اپنے غیر احمدی دوستوں کو پڑھنے کے لئے دے۔ جو صاحب استطاعت احمدی الفضل خود خرید کر نہیں پڑھتا وہ کما حقہ اپنا فرض ادا نہیں کر رہا۔

روزنامہ ۵۰ ۔ الفضل لاہور
مورخہ ۱۰ اگست ۱۹۵۱ء

آیات اللہ کی مظلومیت

(۳)

مودودی صاحب اس آیہ کریمہ کے متعلق فرماتے ہیں۔

"یہاں عہد شکنی سے مراد کسی طرح بھی سیاسی معاہدات کی خلاف ورزی نہیں لی جا سکتی بلکہ سیاق عبارت صریح طور پر اس کے معنی اقرار اسلام سے پھر جانا متعین کر دیتا ہے اور اس کے بعد فقاتلوا ائمۃ الکفر کے معنی اس کے سوا کچھ نہیں ہو سکتے۔ کہ تحریک ارتداد کے لیڈروں سے جنگ کی جائے۔"

سورہ توبہ میں شروع سے لے کر ان آیات تک مشرکین اور کفار کے ساتھ معاہدات کا ذکر چلا آیا ہے۔ اس حصہ قرآن کے مطالعہ سے صاف معلوم ہوتا ہے۔ کہ مشرکین اور کفار سے قتال کا حکم اس لئے دیا گیا تھا۔ کہ وہ عہد کرتے اور توڑ ڈالتے۔ عہد کرتے اور توڑ ڈالتے۔ چنانچہ اس سے پہلے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

کیف یکون للمشرکین عھد عند اللہ وعند رسولہ الا الذین عاھدتم عند المسجد الحرام فما استقاموا لکم فاستقیموا لھم۔ ان اللہ یحب المتقین۔ کیف وان یظھروا علیکم لا یرقبوا فیکم الًّا ولا ذمۃ یرضونکم بافواھھم وتابیٰ قلوبھم واکثرھم فاسقون۔

یعنی مشرکوں کے لئے یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک ان کا کوئی عہد قابل اعتنا ہو۔ سوا ان لوگوں کے جن سے تم نے مسجد الحرام کے پاس معاہدہ کیا پس جب تک وہ تمہارے ساتھ معاہدہ پر قائم رہیں تم بھی ان کے ساتھ معاہدہ پر قائم رہو۔ اللہ تعالیٰ متقیوں سے محبت کرتا ہے۔ مگر یہ ہو کیسے سکتا ہے۔ کہ مشرکین اپنے معاہدہ پر قائم رہیں۔ اور ان کے معاہدہ پر اعتبار کس طرح ہو سکتا ہے۔ کیونکہ صورت حال یہ ہے۔ کہ اگر وہ تم پر غلبہ پا لیں۔ تو تمہارے ساتھ نہ اپنے معاہدہ کی اور نہ کسی اور ذمہ داری کی رعایت کریں۔ وہ تو محض منہ کی باتوں سے تم کو خوش کرتے ہیں۔ حالانکہ ان کے دل انکار کرتے ہیں۔ کیونکہ ان میں سے اکثر فاسق ہیں۔

یہ در اصل کلید ہے سورہ توبہ کے اس حصہ کی۔ مشرکین عہد پر عہد کرتے اور توڑتے چلے جاتے یہی وجہ ہے کہ آخر اللہ تعالیٰ نے فیصلہ کر دیا۔ کہ ایسے بدعہدوں کو جو در اصل تو ہر وقت فتنہ و فساد پر تلے رہتے ہیں۔ وہ ذرا اپنی طاقت محسوس کرتے ہیں۔ تو جھٹ کئے ہوئے معاہدے جو ہزاروں قسمیں کھا کھا کر بلکہ مسجد الحرام کے پاس کھڑے ہو ہو کر کرتے ہیں۔ توڑ دیتے ہیں۔ ایسے لوگوں سے جتنی جلد ہو سکے۔ نجات حاصل کرنا چاہیئے۔ اس لئے جو معاہدے ہو چکے وہ تو ہو چکے۔ ان کی پاسداری مسلمانوں پر فرض ہے۔ اور جب تک وہ معاہدے نہ توڑیں مسلمانوں کو چاہیئے۔ کہ وہ بھی معاہدے نہ توڑیں۔ لیکن اگر وہ اس دفعہ معاہدے توڑ دیں۔ تو اب ایسے بدعہدوں سے نئے معاہدے کرنے کی کوئی ضرورت نہیں۔ ہم نے ان کو بڑا آزما لیا ہے۔ ان آیات کے آگے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

اشتروا بآیات اللہ ثمنًا قلیلًا فصدوا عن سبیلہ انھم ساء ما کانوا یعملون لا یرقبون فی مؤمن الًّا ولا ذمۃ واولٰئک ھم المعتدون۔

یعنی یہ لوگ تو وہ ہیں۔ کہ جنہوں نے اللہ تعالیٰ کی آیات بھی تھوڑی سی قیمت کے عوض فروخت کر دیں یہ لوگ در اصل اللہ تعالیٰ کی راہ میں بڑی روک بنے ہوئے ہیں۔ اور جو کچھ وہ بدعہدیاں کرتے رہے ہیں۔ وہ نہایت ہی برا ہے۔ یہ لوگ تو وہ ہیں کہ کسی مومن کے بارہ میں کبھی عہد و ذمہ داری کا کوئی پاس نہیں کرتے۔ اور یہ حد سے بڑھنے والے ہیں۔

ان آیات سے صاف معلوم ہو جاتا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ نے ان مشرکین۔ کفار کو مٹا دینے کا کیوں حکم فرمایا۔ ان سے ایسا سلوک کیوں روا رکھا گیا۔ اس لئے نہیں کہ وہ ایمان نہیں لاتے۔ بلکہ اس لئے کہ وہ بڑے بدعہد ہیں۔ ان کی موجودگی خواہ بطور ہمسایہ کے ہو۔ یا اپنے درمیان نہایت خطرناک ہے۔ ان کا وجود دائمی فتنہ و فساد کا منبع ہے۔ وہ کسی بات پر ٹھہرتے ہی نہیں۔ اگر وہ مسجد الحرام میں کھڑے ہو ہو کر اور قسمیں کھا کھا کر یہ عہد کرتے ہیں کہ دو ماہ تک لڑائی بند لیکن دو دن کے بعد ہی ذرا اپنی طاقت محسوس کرتے ہیں تو یہ صلح کا عہد توڑ دیتے ہیں۔ بلکہ طاقت کا بھی سوال نہیں۔ موقع پاتے ہیں تو مومنوں کو دوران معاہدہ میں قتل کر دیتے ہیں۔ ان کو لوٹ لیتے ہیں۔ بار بار ان کو آزمایا جا چکا ہے یہ پھوڑا اب ناسور بن چکا ہے۔ اس کو اب کاٹ ہی دینا چاہیئے۔ ایک معمولی عقل کا انسان بھی ان آیات سے یہ سمجھیگا کہ مشرکین اور کفار کو مٹا دینے کی وجہ ان کا کفر تھا اور نہ شرک۔ بلکہ ان کی متواتر بدعہدی تھی۔ کیونکہ اگر کفر اور شرک ان کو مٹا دینے کی وجہ ہوتی۔ تو پہلے روز سے ہی یہ حکم ہوتا۔ کہ مشرکین کو اور کافروں کو ایک پل جینے نہ دو۔ ان سے عہد و پیمان کا سوال ہی پیدا نہ ہوتا۔ مشرکین اور کفار سے معاہدے خود اس بات کی بین اور محکم دلیل ہیں کہ اسلام کسی فرد کسی قوم کو نرے شرک اور نرے کفر کی وجہ سے تلوار سے مٹا دینے کی اجازت نہیں دیتا۔ البتہ مفتن مشرکین مفتن کفار جو سوسائٹی میں ہمسائیگی میں ہر وقت فتنہ و فساد بپا رکھتے ہیں۔ ان کو اس حد تک وہ ضرور تلوار سے مٹا دینا چاہتا ہے۔ جہاں تک ان کی اپنی تنظیم اپنے دین اپنے امن پر برا اثر پڑتا ہے۔ اصل چیز متواتر فتنہ و فساد کی فضا قائم رکھنا ہے۔

اسلام ایک متحمل مزاج اور دھیما دین ہے۔ وہ فتنہ پردازوں کو اصلاح کے لئے پورا پورا موقع دیتا ہے۔ اور اسی وجہ سے وہ ان سے معاہدے تک کر لیتا ہے۔ وہ کافی ڈھیل دیتا ہے۔ ایک معاہدہ ٹوٹنے کے بعد دوسرا معاہدہ کر لیتا ہے۔ دوسرا ٹوٹنے کے بعد تیسرا۔ تیسرے کے بعد چوتھا چوتھے کے بعد پانچواں۔ لیکن جب یہ سلسلہ ایسی حد تک پہنچ جاتا ہے۔ کہ یقین ہو جاتا ہے۔ کہ یہ بدعہد کسی طرح باز نہیں آئیں گے تو پھر حق خنجر آزمانے پر مجبور ہو جاتا ہے۔

اس حق کے بعد بھی اللہ اللہ اسلام کتنا پیارا دین ہے۔ کتنا صلح جو۔ کتنا امن پسند دین ہے۔ کہ باوجودیکہ مشرکین اور کفار اپنی متواتر بدعہدیوں کی وجہ سے قتال کی سزا کے مستوجب ہو چکے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

فان تابوا واقاموا الصلوٰۃ واٰتوا الزکوٰۃ فاخوانکم فی الدین۔ یعنی یہ متواتر بدعہدیاں کرنے والے لوگ بھی جن کی متواتر بدعہدیوں کی وجہ سے نہ کہ شرک و کفر کی وجہ سے ہم نے حکم دیا ہے۔ کہ ان سے لڑو۔ اور انکو مٹا دو۔ اگر اب بھی توبہ کر لیں۔ نماز پڑھیں اور زکوٰۃ دیں تو وہ اسے مسلمانو تمہارے بھائی بن جائیں گے۔ ان کو چھوڑ دو۔ انکو ان کی بدعہدیوں کی وجہ سے جو ہم نے بالکل ملیامیٹ کرنے کا حکم دیا ہے۔ اس حکم سے ان کو مستثنیٰ کر دیا ہے۔ باقی رہے وہ لوگ جنہوں نے مسجد الحرام کے پاس کھڑے ہو کر قسمیں کھائی ہیں۔ جن کے متعلق اللہ تعالیٰ نے کہا ہے۔ کہ جب تک وہ عہد پر قائم رہیں۔ تو تم بھی قائم رہو۔ انکے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

وان نکثوا ایمانھم من بعد عھدھم وطعنوا فی دینکم فقاتلوا ائمۃ الکفر انھم لا ایمان لھم لعلھم ینتھون۔

اور اگر وہ اپنی قسمیں معاہدہ کرنے کے بعد توڑ دیں۔ اور تمہارے دین میں طعن کریں۔ تو کفر کے سرداروں کے ساتھ جنگ کرو۔ جیسا کہ حکم دیا گیا ہے۔ کیونکہ جو لوگ باز آ ہی نہیں سکتے ان کی قسموں کے کوئی معنی ہی نہیں

اگر مودودی صاحب قرآن کریم کے ان آخری الفاظ پر ذرا بھی غور فرماتے کہ یہ جنگ کی سزا کیوں دی گئی ہے۔ تو ان کو معلوم ہو جاتا۔ کہ یہ سزا اس لئے دی گئی ہے۔ کہ یقین ہو چکا ہے کہ

انھم لا ایمان لھم لعلھم ینتھون

یعنی ان کی مسجد الحرام کے پاس کھڑے ہو ہو کر ہزاروں قسمیں کھانا بھی ان کو بدعہدی سے باز نہیں رکھ سکتا۔ اس لئے اٹھو اور کفر کے اماموں سے لڑو۔ ایسے بدعہدوں کا زندہ رہنا سخت خطرناک ہے۔ اگر قرآن کریم ایک ایسی کتاب ہے۔ جس کے مطالب مسلسل ہیں۔ تو جو آیات مودودی صاحب نے اپنے ماحول سے علیحدہ کر کے قتل مرتد کے ثبوت میں پیش کی ہیں۔ ان آیات کو مسلسل مضمون کے ساتھ مربوط کرنے کے لئے ضروری ہے۔ کہ ہم ان آیات کے تمام سیاق پر غور کریں اور دیکھیں۔ کہ اصل مضمون کیا چل رہا ہے۔ یہاں قتال کا حکم کن وجوہات کی بنا پر دیا جا رہا ہے۔ اصل وجوہات جیسا کہ ہم اوپر واضح کر چکے ہیں مشرکین اور کفار کی پے بہ پے بدعہدیاں ہیں۔ ارتداد کا یہاں قطعاً کوئی قرینہ نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ کا حکم ہوتا ہے۔ کہ ان مستقل بدعہدوں کو مٹا دو۔ البتہ اگر ان میں سے کوئی ایمان لے آئے۔ تو وہ تو تمہارا ہی بھائی بن جاتا ہے۔ اگر ارتداد کا ذکر ہوتا۔ تو کیا اللہ تعالیٰ کو ارتداد کا لفظ نعوذ باللہ بھول گیا تھا

یہ تو ہے سیاق کا حال اب ذرا سباق پر غور فرمایئے۔

الا تقاتلون قومًا نکثوا ایمانھم وھمّوا باخراج الرسول وھم بدءوکم اول مرۃ۔ اتخشونھم فاللہ احق ان تخشوہ ان کنتم مومنین۔

یعنی کیا تم ان لوگوں کے ساتھ نہیں لڑو گے جنہوں نے قسمیں کھا کھا کر بارہا اپنے عہد توڑ دیئے۔ اور یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے اللہ تعالیٰ کے رسول کو بے در کرنے کے عزائم کئے ہوئے تھے۔ اور پھر انہوں نے ہی پہلے آغاز کیا۔ کیا تم ان سے ڈرتے ہو۔ اگر تم مومن ہو تو سنو اللہ تعالیٰ کا ہی یہ حق ہے۔ کہ تم اس سے ڈرو۔

دیکھ لیجئے اصل وجہ وہی مشرکین کی آزمودہ بدعہدی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو ائمۃ الکفر سے جنگ کرنے پر ابھارنے کے لئے دو وجہیں اور بیان فرماتا ہے۔

(۱) رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے اخراج کے ارادے اور (۲) ابتدا کس نے کی جب اللہ تعالیٰ نے یہ دو اور وجہیں صاف صاف لفظوں میں بیان فرما دی ہیں۔ تو اگر ارتداد کی سزا قتل ہوتی۔ تو اس کا صاف صاف ذکر کیوں نہ یہاں فرما دیتا۔ یہ یونہی کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں ارتداد کا کہیں ذکر نہیں کیا۔ جن آیات میں ارتداد کا صاف صاف لفظوں میں ذکر ہے مگر یہاں تو اس طرف اشارہ تک نہیں

تحریک جدید

فرمودہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز :

تحریک جدید الٰہی تحریک ہے

"میرے ذہن میں یہ تحریک بالکل نہیں تھی۔ اچانک میرے دل میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ تحریک نازل ہوئی۔ پس بغیر اس کے کہ میں کسی قسم کی غلط بیانی کا ارتکاب کروں میں کہہ سکتا ہوں کہ وہ تحریک جدید جو ۱۹۳۴ء میں جاری کی۔ میرے ذہن میں یہ تحریک پہلے نہیں تھی۔ میں بالکل خالی الذہن تھا۔ بے شک اللہ تعالیٰ نے یہ سکیم میرے دل پر نازل کی اور میں نے اسے جماعت کے سامنے پیش کر دیا۔ پس یہ میری تحریک نہیں بلکہ خدا تعالیٰ کی نازل کردہ تحریک ہے"

نیز حضور نے فرمایا ہے کہ :-

"میں اللہ تعالیٰ پر اس تحریک کو چھوڑتا ہوں کہ یہ کام اسی کا ہے۔ اور میں صرف اس کا ایک حقیر خادم ہوں۔ لفظ میرے ہیں لیکن حکم اسی کا ہے"

جماعت احمدیہ کا فرض

"ہماری جماعت کو ہمیشہ یہ امر مدنظر رکھنا چاہئے کہ اگر وہ سمجھتے ہیں۔ کہ بغیر قربانیوں کے اور بغیر منہاج نبوت پر چلنے کے دنیا میں کامیاب ہو سکتے ہیں۔ تو ان سے زیادہ پاگل اور کوئی نہیں ہو سکتا"

"یہ باتیں ایسی ہیں۔ کہ اٹھتے بیٹھتے چلتے پھرتے سوتے جاگتے۔ اور کھاتے پیتے ہر وقت اور ہر لمحہ اپنی بیویوں اپنے بچوں اپنے دوستوں اپنے عزیزوں اور اپنے رشتہ داروں کے کانوں میں ڈالنی چاہئیں اور انہیں ان باتوں پر راسخ اور مضبوط کرنا چاہیئے کہ ہماری جماعت خدا تعالیٰ کی قائم کردہ جماعت ہے اور خدا تعالیٰ کی قائم کردہ جماعتیں مشکلات کے بغیر ترقی نہیں کرتیں۔ پس ان باتوں کو دوہراؤ۔ اور دوہراتے چلے جاؤ۔ یہاں تک کہ یہ باتیں تمہارا ورد اور وظیفہ بن جائیں۔ اور اگر ایک چھوٹے سے بچے سے بھی سوال کیا جائے۔ کہ احمدیت کی ترقی کا کیا ذریعہ ہے۔ تو وہ کہہ اٹھے۔ کہ ہم بغیر قربانی اور جان دینے کے ترقی نہیں کر سکتے اور میں اس کے لئے تیار ہوں۔ ایک عورت سے پوچھا جائے تو وہ بھی یہی جواب دے۔ غرض ہر شخص کے ذہن میں یہ باتیں ڈالی جائیں۔ اور اس کے ماتحت جماعت میں ایسا ماحول اور بیداری پیدا کی جائے کہ قربانیاں کرنا کوئی مشکل کام نہ سمجھا جائے" (تقریر مجلس مشاورت اپریل ۱۹۳۷ء)

تحریک جدید میں شمولیت کی اہمیت

گو اس تحریک میں شامل ہونا اختیاری ہوگا۔ مگر جو شخص شامل ہونے والے کی اہمیت رکھنے کے باوجود اس خیال کے ماتحت شامل نہیں ہوگا۔ کہ خلیفہ نے شمولیت کو اختیاری قرار دیا ہے۔ وہ مرنے سے پہلے اس دنیا میں یا مرنے کے بعد اگلے جہاں میں پکڑا جائے گا ...... میں سمجھتا ہوں۔ کہ ہر وہ شخص جو اپنے اندر ایمان کا ایک ذرہ بھی رکھتا ہے۔ میری اس تحریک پر آگے آئے گا۔ اور وہ شخص جو خدا تعالیٰ کے نمائندہ کی آواز پر کان نہیں دھرتا اس کا ایمان کھویا جائے گا" خطبہ جمعہ ۹/۱۱/۳۴ء

مطالبات تحریک جدید

(۱) سادہ زندگی (۲) امانت فنڈ

(۳) دشمن کے گندے لٹریچر کا جواب

(۴) تبلیغ بیرون ہند (۵) سکیم خاص

(۶) تبلیغی سروے (۷) وقف رخصت

(۸) وقف زندگی (۹) وقف رخصت موسمی

(۱۰) صاحب پوزیشن لیکچر دیں

(۱۱) ریزرو فنڈ ۵ لاکھ (۱۲) پنشنر اصحاب کا اپنے آپکو پیش کرنا

(۱۳) طلباء کو تعلیم کیلئے قادیان/ربوہ بھجوادیں (۱۴) صاحب حیثیت لوگ اپنے بچوں کے مستقبل کے لئے مشورہ لیں

(۱۵) بیکار باہر نکل جائیں

(۱۶) اپنے ہاتھ سے کام کرنا

(۱۷) بیکار چھوٹے سے چھوٹا کام کریں۔

(۱۸) قادیان (ربوہ) میں مکان بنانا

(۱۹) دُعا

تحریک جدید کی ریڑھ کی ہڈی

"اچھی طرح یاد رکھو۔ کہ سادہ زندگی اس تحریک کے لئے ریڑھ کی ہڈی کی طرح ہے۔ اس میں غریبوں کا امیروں کی نسبت زیادہ فائدہ ہے۔ کیونکہ وہ جو کچھ جمع کریں گے۔ اپنی ضرورت کے لئے کریں گے اور اس طرح امراء کو بھی اس سے فائدہ ہے۔ اگر کوئی مصیبت کا وقت آجائے۔ تو اسی وقت پس انداز کیا ہوا سرمایہ ان کے کام آئے گا" (خطبہ جمعہ ۸ مارچ ۲۵ء)

پھر حضور فرماتے ہیں :-

سادہ زندگی پر خاص زور دیا جائے۔ سادہ زندگی کے بغیر ہم آنیوالی جنگ کے لئے تیار نہیں ہو سکتے۔ ہمارے ایمان کی اس میں آزمائش ہے۔ عورتوں اور بچوں کو خصوصاً اس طرف توجہ دلائی جائے

سادہ زندگی کی حکمت

ایک کھانا اور سادہ لباس پہننے میں ایک حکمت یہ بھی ہے۔ کہ اس طرح امارت اور غربت کا سوال جاتا رہتا ہے .... نیز یہ کہ جب کہ مشکلات کا وقت آئے تو کھانے کی روک ہماری جماعت میں حائل ہو اور نہ لباس کی روک تکلیف میں مبتلا کر سکے بلکہ وہ یہ خیال کریں کہ اگر ہمیں وطن چھوڑنا پڑا ہے۔ تو ہم پہلے ہی وطن چھوڑنے کے عادی ہیں۔ اور اگر کھانے یا لباس میں دقتیں حائل ہیں۔ تو ہم پہلے ہی تھوڑا کھانا اور سادہ لباس پہننے کے عادی ہیں۔ پس وہ خوشی اور دلیری سے مشکلات کا مقابلہ کرینگے اور اپنے دل میں گھبراہٹ اور تکلیف محسوس نہیں کریں گے ...... یہ اس مطالبہ سادہ زندگی کا مذہبی پہلو تھا۔ کہ دوئی کی روح کو مٹایا جائے ...... دوسرا پہلو اس مطالبہ کا اقتصادی تھا۔ اس میں میرے مدنظر یہ بات تھی کہ اگر جماعت بغیر بچت کرنے کے چندوں میں زیادتی کرتی جائے گی تو اس کا نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ کمزوری ہوتی جائے گی اس لئے میں نے سوچا کہ ان میں کفایت شعاری کا مادہ پیدا ہو"

سادہ زندگی اور محبت اسلام

سادہ زندگی اختیار کرنے کی تحریک گو حکم نہیں لیکن بعض حالات میں قرآن کریم کا حکم ہے کہ واما بنعمة ربك فحدث۔ اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی فرمایا ہے کہ اگر خدا تعالیٰ کی طرف سے کوئی نعمت ملے تو انسان کے بدن پر بھی اس کا اثر ظاہر ہونا چاہیئے۔ مگر آج اسلام کیلئے قربانیوں کا زمانہ ہے اور ایسا زمانہ ہے کہ ہمیں چاہیئے کہ اسلام کی خاطر قربانی کرنے کی غرض سے جائز خواہشات کو بھی جہاں تک چھوڑ سکیں چھوڑ دیں۔ جب تک ایسا نہ کیا جائے۔ اسلام کو ترقی حاصل نہیں ہو سکتی۔ پس جن لوگوں کے قلوب میں محبت ہے۔ اسلام کی خدمت کا احساس ہے۔ ان کو چاہیئے۔ کہ وہ اپنی زندگیوں کو سادہ بنائیں۔ اور ایسا بنائیں۔ کہ زیادہ سے زیادہ خدمت اسلام کرنے کے قابل ہو سکیں۔ اور دنیا میں حقیقی مساوات قائم سکیں۔ جس کے بغیر دنیا میں کوئی امن قائم نہیں ہو سکتا۔

"اس زمانہ میں مالی قربانی کی بہت ضرورت ہے۔ اس لئے سب مرد اور عورتیں اپنی زندگی کو سادہ بنائیں اور اخراجات کم کر دیں۔ تاکہ جس وقت قربانی کے لئے خدا تعالیٰ کی طرف سے آواز آئے۔ وہ تیار ہوں۔ قربانی کے لئے صرف تمہاری نیت ہی فائدہ نہیں دے سکتی۔ جب تک تمہارے پاس سامان بھی مہیا نہ ہوں۔ ایک نابینا جہاد کا کتنا ہی شوق کیوں نہ رکھتا ہو۔ اس میں شامل نہیں ہو سکتا۔ ایک غریب آدمی اگر زکوٰۃ دینے کی خواہش بھی کرے۔ تو نہیں دے سکتا۔ ایک مریض کی خواہش خواہ کس قدر زیادہ ہو۔ روزے نہیں رکھ سکتا۔ پس اگر سامان مہیا نہ ہوں۔ تو ہم وہ قربانی کی صورت میں بھی پیش نہیں کر سکتے۔ جس کی ہمیں خواہش ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ ہم میں سے ہر ایک سادہ زندگی اختیار کرے۔ تاکہ وقت آنے پر وہ اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کے سامنے پیش کر سکے۔ اور اگر اس کا موقعہ نہ آئے تو بھی خدا تعالیٰ سے کہہ سکو۔ کہ ہم نے جو کچھ جمع کیا تھا۔ اگرچہ وہ ملا تو ہماری اولاد کو ہی لیکن ہم نے اس دین کے واسطے قربانی کی نیت سے جمع کیا تھا۔ سادہ زندگی کی تحریک کوئی معمولی نہیں۔ بلکہ دراصل دنیا کے آئندہ امن کی بنیاد اسی پر ہے"

فوائد

"کچھ تحریکیں جماعت کی اندرونی حالت کی اصلاح اور درستی کے متعلق ہیں۔ مثلاً ایک سادہ زندگی کے متعلق تھی۔ جب وہ ایک سے زیادہ سالن کی قربانی نہیں کر سکتا۔ تو کس طرح امید کی جا سکتی ہے۔ کہ جان قربان کر دے گا۔ ایسا شخص فریب خوردہ ہے"

"تم اعلیٰ قربانیوں کے لئے تیار ہو جاؤ۔ محنت اور مشقت برداشت کرنے کی تم میں طاقت پیدا ہو۔ مشکلات اور تکالیف برداشت کر سکو۔

اور جب تمہارے پاس مال ہوگا تو اعلیٰ قربانی کے قابل ہو سکو گے دل کی قربانی سے مال مہیا نہیں ہو سکتا۔ لیکن جب دل کی قربانی ہو گی۔ اور تمہارے پاس مال بھی ہو گا۔ تو تم اسے پیش کر سکو گے"

"ہمیں سپاہیانہ طور پر زندگی بسر کرنی چاہیئے اور اپنی تمام زندگی کو مختلف قسم کی قیود کے ماتحت لانا چاہیئے۔ دوستوں کو چاہیئے۔ کہ وہ پہلے سے بھی زیادہ شدت کے ساتھ سادہ زندگی کی طرف متوجہ ہوں .... تا اللہ تعالیٰ کے فضل اور اسکی برکتیں نازل ہوں۔ اور اسلام اور احمدیت کی ترقی کے راستہ میں جو مشکلات حائل ہیں۔ وہ دور ہو جائیں۔ اور خدا اور اس کے رسول کا جلال دنیا میں ظاہر ہو"

مرسلہ محمد ابراہیم صاحب خلیل از ربوہ

لجنہ اماء اللہ کے زیر انتظام امتحان

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے زیر انتظام آئندہ امتحان کے لئے بطور نصاب قرآن مجید کا چوتھا پارہ با ترجمہ اور کتاب "ایک تبلیغی مذاکرہ" مصنفہ مولوی جلال الدین صاحب شمس مقرر ہوئی ہے۔ امتحان ستمبر کے آخر میں ہوگا۔ مقررہ تاریخ کا دوبارہ اعلان کر دیا جائے گا۔ بہنیں اس امتحان میں زیادہ سے زیادہ شامل ہوں۔ کتاب دفتر لجنہ سے مل سکے گی۔

(جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ ربوہ)

اسلام اور اشتراکیت

از مکرم مسعود حسین صاحب متعلم جامعۃ المبشرین ربوہ

۵

کارخانے

اشتراکیت کے نزدیک سرمایہ داری کے وجود میں آنے کی سب سے بڑی وجہ کارخانوں کا وجود ہے چنانچہ جب تک کارخانے وسیع پیمانے پر نہیں تھے سرمایہ داری بھی مفقود تھی اور جونہی لوگوں نے کارخانوں کا جال پھیلایا۔ سرمایہ داری اور پھر اجارہ داری نے آ ڈیرہ جمایا۔ مارکس کے نزدیک ان کو بھی مکمل طور پر حکومت کے حوالے ہونا چاہیئے۔ یہاں یہ بات یاد رکھنی چاہیئے کہ مارکس براہ راست کارخانوں کے متعلق یہ پالیسی اختیار نہیں کرتا بلکہ اس کے پیچھے "نفع" یعنی profit کی تھیوری کام کر رہی ہے۔ وہ کارخانوں کا اس لئے مخالف ہے کہ کارخانے نفع کی خاطر لگائے جاتے ہیں۔ اور نفع اس کے نزدیک ناجائز ہے۔ اس لئے ہمیں سب سے پہلے مارکس کی "نفع کی تھیوری" پر بحث کرنی چاہیئے۔

نفع

مارکس کہتا ہے کہ نفع کا وجود دراصل مزدور کی مزدوری میں سے کاٹی ہوئی چیز ہے یا خریدار کی مجبوری اور ضرورت کی وجہ سے اس سے زائد وصول کی ہوئی چیز اس لئے یہ جائز نہیں ہونا چاہیئے۔ اس کی مثال یوں دی جاتی ہے کہ مثلاً ایک کارخانہ سو جوڑے جوتے روزانہ مزدوروں سے بنواتا ہے اور مزدوروں کو کل مزدوری ایک روپیہ فی جوڑہ ملتی ہے۔ اب اگر مالک کو وہ سو جوڑے جوتے ۲۰۰ روپے میں بک کر سو روپیہ نفع حاصل ہوتا ہے تو یہ سو روپے دراصل مزدور کی مزدوری میں سے کاٹے ہوئے ہیں گویا اس کے نزدیک مزدوری اور مارکیٹ ریٹ دونوں برابر ہونے چاہئیں۔ اس صورت میں نفع ممکن نہیں یا دوسری صورت میں نفع اس وقت حاصل ہوتا ہے جبکہ خریدار سے زائد وصول کیا جائے۔ مثلاً ایک جوتا مزدور چار روپے میں بناتا ہے اور Market Rate بھی اس جوتے کا چار روپے ہے۔ اس صورت میں مزدور کی اجرت تو پوری کر دی گئی۔ لیکن اب جو شخص یہی جوتا کسی ضرورت مند کو پانچ روپیہ میں بیچ کر ایک روپیہ نفع کماتا ہے یہ نفع دراصل خریدار کی ضرورت کے پیش نظر اس سے زیادہ حاصل کیا گیا ہے۔

یہ ہے مارکس کی تھیوری "نفع" کے متعلق۔ اسی لئے وہ کارخانوں کی اجازت نہیں دیتا۔ کیونکہ اس طرح سرمایہ دار مزدور کی محنت کھاتا ہے یا ایک ضرورت مند کی ضرورت سے فائدہ اٹھاتا ہے۔ نفع کی اس تھیوری کی تردید اس طرح کی جاتی ہے کہ اوّل یہ بات بالکل غلط ہے کہ نفع سوائے مندرجہ بالا دو صورتوں کے اور کسی طرح ممکن نہیں بلکہ نفع کی جائز صورتیں بھی موجود ہیں۔ کیونکہ خرید و فروخت دراصل بائع اور مشتری کے درمیان رضامندانہ معاملہ ہے۔ مثلاً بائع کے پاس جوتا۔ ٹوپی۔ مفلر وغیرہ رکھے ہوتے ہیں۔ اب جو مشتری ہے وہ ان تمام چیزوں میں سے جوتے خرید پسند کرتا ہے اور اس کو اپنے لئے مفید سمجھتا ہے اور اس کی قیمت اپنی مرضی سے بائع کو اتنی دے دیتا ہے کہ جس سے اس کو بھی کچھ نفع مل جاتا ہے تو بتاؤ اس میں کونسی کسی کی محنت کاٹی گئی یا کسی سے ناجائز فائدہ اٹھایا گیا۔ آخر بائع کو بھی تو اس کا صلہ ملنا چاہیئے کہ اس نے دوسرے کیلئے ضرورت کی چیز مہیا کر کے دی۔ ہر شخص تو موچی، بڑھئی اور جلاہا نہیں ہو سکتا۔ دوسرے یہ کہ اقتصادیات کا یہ اصول ہے کہ جب چیز زیادہ ہو تو اس کی قیمت کم ہو جاتی ہے۔ اس لئے جو شخص تھوڑا مال لاتا ہے یا جو کارخانہ کثیر مال نکالتا ہے تو اس وقت وہ مال اس کو کم قیمت پر پڑے گا۔ مگر جب چیز تھوڑی تھوڑی خریدے گا تو اس وقت اس کی قیمت کچھ زیادہ ہو جائے گی۔ کیونکہ اگر ایسا نہ ہو تو گویا چیز کی زیادتی اور کمی سے اس کی قیمت پر کچھ فرق نہیں پڑے گا۔ حالانکہ یہ بات (Economics) کے اصول کے بالکل خلاف ہے۔

اس بحث سے یہ ثابت ہو گیا ہے کہ مارکس کی جو تھیوری کارخانوں کے خلاف تھی وہ بالکل غلط ہے بلکہ کارخانے کی ملکیت بھی ذاتی طور پر ہو سکتی ہے۔ اور اس کے باوجود اگر کچھ قوانین کا لحاظ رکھا جائے تو کوئی کسی پر ظلم نہیں کر سکتا جیسا کہ آگے آئے گا۔

ماسوا اس کے بعض طبائع ایسی ہوتی ہیں جن کو کسی خاص چیز بنانے کی مہارت حاصل ہوتی ہے اور اگر وہ آزادانہ طور پر اس چیز کے بنانے میں لگ جائے تو کوئی اس کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ مگر اشتراکی دور میں ایسے انسان کے دماغ کی کوئی وقعت نہیں اور اگر وقعت دی جائے تو کوئی مفید نتیجہ برآمد نہیں ہوگا۔ کیونکہ وہ محنت زیادہ نہیں کرے گا۔ اس لئے کہ اس کو صلہ تو برابر ہی دیا جائے گا اسے کیا ضرورت پڑی ہے کہ محنت تو وہ اوروں سے زیادہ کرے مگر صلہ وہ سب کے برابر لے۔

جیسی اس جگہ اشتراکی اصولوں کی ابتری اور ان کے نقصانات کے اعادہ کی ضرورت نہیں البتہ اتنا ضرور لکھے دیتے ہیں کہ جب روس میں مارکس کے یہ اصول کارخانوں وغیرہ پر بھی لگائے گئے تو ان سے وہی نقصانات ظاہر ہونے شروع ہو گئے۔ جن کا ذکر اوپر کیا جا چکا ہے۔ حتیٰ کہ ضرورت کی کوئی چیز بھی کارخانے پیدا کرنے سے قاصر ہو گئے اور بالآخر وہی نئی معاشی پالیسی یعنی "نیپ" کا احیاء کیا گیا۔ اور جب "مخالف مزدور گروہ" اور انتہا پسند کمیونسٹوں نے اس کی مخالفت اس بنا پر کی کہ یہ تو مارکسی اصولوں سے انحراف کے مترادف ہے تو نومبر ۱۹۲۲ء میں ماسکو سوویٹ کے ایک جلسہ عام میں تقریر کرتے ہوئے لینن نے روس میں سوویٹ حکومت کے کارناموں پر تبصرہ کیا اور اس یقین کا اظہار کیا کہ:۔

"نئی معاشی پالیسی کا روس جلد ہی اشتراکی روس بن جائے گا۔"

(سوویٹ یونین کی کمیونسٹ (بالشویک) پارٹی کی تاریخ صفحہ ۲۷۱)

گویا خود ہی اقرار کر لیا کہ "نئی معاشی پالیسی" اشتراکیت کے خلاف ہے۔ مگر "اے بسا آرزو کہ خاک شدہ" "نئی معاشی پالیسی" کا روس پھر کبھی "اشتراکی روس" نہ بن سکا۔

اسلام اور کارخانے

اسلام نے کارخانوں میں بھی کچھ حد تک ذاتی ملکیت کا حق محفوظ رکھا ہے۔ تاکہ انسان یہ نہ سمجھے کہ میں دوسروں کیلئے محنت کر رہا ہوں۔ بلکہ وہ اپنا کام سمجھ کر محنت سے اور دل لگا کر اشیاء کی (production) پیداوار میں اضافہ اور ترقی پیدا کرے گا۔ ہاں مزدور اور مالک کے درمیانی تعلقات پر بھی اسلام نے مفصل روشنی ڈالی ہے اور ان قیود کے ہوتے ہوئے مزدوروں اور مالک کے درمیان تعلقات پر بھی اسلام نے مفصل روشنی ڈالی ہے اور ان قیود کے ہوتے ہوئے مزدوروں پر بالکل ظلم نہیں ہو سکتا۔ مثلاً

۱۔ مزدوری کام کے برابر دی جائے

عن ابی ھریرۃ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اللہ عزوجل ثلثۃ انا خصمھم یوم القیمۃ ومن کنت خصمہ خصمتہ… ورجل استاجر اجیرا استوفی منہ ولم یوفہ۔ (بیہقی جلد ۲)

یعنی جو شخص مزدور سے کام تو پورا لے مگر مزدوری کم دے۔ خدا تعالےٰ فرماتا ہے کہ میں قیامت کے دن اس کا دشمن ہوں گا۔

(۲) اجرت معین کرنے کے بعد کام لیا جائے

عن ابی سعید الخدری ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نھی عن استیجار الاجیر حتی یبین لہ اجرہ

مزدوری معین کرنے سے قبل کام پر نہ لگایا جائے۔

(۳) حق محنت کی ادائیگی میں ٹال مٹول اور تاخیر نہ کی جائے بلکہ اس کو اسلام نے بہت بڑا ظلم قرار دیا ہے اور یہاں تک فرمایا ہے کہ:۔

اعطوا الاجیر اجرہ قبل ان یجف عرقہ (بیہقی جلد ۲)

اب دیکھو کہ ان قیود کے ہوتے ہوئے کیا کوئی کارخانہ دار اپنے مزدوروں پر ذرا بھی ظلم کر سکتا ہے؟ ہرگز نہیں! مارکس اور اینجلز نے خواہ مخواہ اپنے من گھڑت اور ناقابل عمل اصول تراش لئے۔ حالانکہ اسلام نے آج سے ساڑھے تیرہ سو سال قبل ایسے اصول بتا دیئے تھے کہ جن کے ہوتے ہوئے سانپ بھی مر جائے اور لاٹھی بھی نہ ٹوٹے۔ کاش وہ ایک مرتبہ ہی اسلام کے اصولوں کو دیکھ لیتے اور اپنے آپ کو ہلاکت سے بچا لیتے۔

عربی زبان سکھانے والا واحد رسالہ
الفرقان

احباب مطلع رہیں کہ آئندہ ماہ سے رسالہ الفرقان باقاعدہ طور پر شائع ہونا شروع ہو جائیگا۔ اس رسالہ میں فضائل قرآنی کا بیان ہوگا۔ مخالفین اسلام کے اعتراضات کے جواب دئیے جائیں گے۔ بہائی تحریک کی تردید ہوگی اور مزید برآں اس میں عربی زبان سکھانے کے لئے اسباق شائع ہوں گے۔ چونکہ یہ ایک اہم سلسلہ ہے۔ اس لئے احباب کو چاہیئے کہ پہلے نمبر سے ہی خریدار رہیں۔ رسالہ کا حجم کم و بیش پچاس صفحات ہوگا ہر ماہ کی ۱۰ تاریخ کو شائع ہوا کرے گا۔ اور سالانہ چندہ پانچ روپے ہے جو پیشگی آنا لازمی ہے۔ مضمون نگار احباب سے قلمی معاونت کی بھی درخواست ہے۔ احباب اپنے اپنے حلقہ میں توسیع خریداری کی بھی کوشش فرمائیں۔

ابو العطاء جالندھری احمد نگر ربوہ ضلع جھنگ

ضروری اطلاع

جامعہ احمدیہ میں داخلہ کا معیار میٹرک ہے چار سالہ کورس ہے۔ چوتھے سال میں طالبعلم پنجاب یونیورسٹی کے امتحان مولوی فاضل میں شریک ہوتا ہے۔ میٹرک پاس طلباء یکم ستمبر کو موسمی تعطیلات کے بعد جامعہ کھلنے پر بھی داخل ہو سکتے ہیں۔ مطبوعہ نصاب اور دیگر کوائف پتہ ذیل سے طلب فرمائیں۔

پرنسپل جامعہ احمدیہ احمد نگر
معرفت لالیاں ضلع جھنگ

وارڈنوں (یا بانوں) کے فرائض

(۲) ہوائی حملہ کے دوران میں

ہوائی حملہ کے دوران میں بھی وارڈن کو نہایت اہم فرائض ادا کرنے پڑتے ہیں۔ جو مختصراً درج ذیل کئے جاتے ہیں خطرہ کا الارم ہوتے ہی وارڈن چوکی پر پہنچ جاتا ہے۔ اور اپنا ضروری سامان لے کر اپنے حلقہ کی گشت کے لئے چلا جاتا ہے۔ اور اطمینان کر لیتا ہے۔ کہ آگ بجھانے والی گھریلو پارٹیاں اپنی جگہ پر موجود ہیں۔ نیز حفاظت کے پیش نظر لوگوں کو ہدایت کرتا ہے کہ کسی مناسب جگہ میں چھپ جائیں۔ اور کوئی ایسی پناہ گاہ یا خندق موجود ہو تو لوگوں کو اس طرف بھیج دیتا ہے اسی طرح وہ گاڑیوں کو مناسب جگہ پر روک کر ٹریفک میں سہولتیں پیدا کرتا ہے۔ اور اگر وقت ہو۔ تو وہ اس بات کا بھی جائزہ لیتا ہے کہ اس کے علاقے کا بلیک آؤٹ مکمل ہے۔

انہی چیزوں کو دیکھتا اور اپنے آپ کو مناسب طور پر محفوظ رکھتا ہوا وہ اپنے حلقہ کا چکر لگاتا ہے اور جہاں کہیں دھماکے کی آواز پیدا ہو یا آگ لگی ہوئی دکھائی دے فوراً وہاں پہنچتا ہے۔ چونکہ گشت کے دوران میں وارڈن، جوڑوں کی صورت میں جاتے ہیں اس لئے نقصان کی صورت میں وہ اپنا کام بانٹ لیتے ہیں۔ ایک وارڈن موقعہ پر موجود رہ کر کسی زیادتی اور نقصان کی تلافی کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ اور دوسرا وارڈن نقصان کی رپورٹ حسب ہدایت رپورٹ سنٹر کو پہنچاتا ہے۔ تاکہ امدادی جماعتیں جلدی پہنچ سکیں۔

امدادی جماعتوں کے پہنچنے سے پہلے وارڈن ایسا منصوبہ تیار کرتا ہے۔ جس سے امدادی جماعتوں کی گاڑیاں جائے وقوعہ کی نسبت سے آسانی سے کھڑی ہو سکیں۔ نیز ایسی جگہ کا انتخاب کرتا ہے۔ جہاں ملبہ سے نکالے ہوئے زخمی اکٹھے کئے جائیں۔ تاکہ ایمبولینس کی گاڑیاں انہیں لاد کر ہسپتال لے جاسکے۔

امدادی جماعتوں کے کام کے دوران میں اگر کسی جماعت کو اور جماعت کی ضرورت پڑے۔ تو وارڈن پھر رپورٹ سنٹر کو اطلاع دیتا ہے۔

اسی طرح اگر ان جماعتوں کو کسی مقامی واقفیت کی ضرورت ہو۔ تو وارڈن مہیا کرتا ہے۔

جائے وقوعہ پر مختلف جماعتوں کی وجہ سے جو صورت حال پیدا ہو جاتی ہے۔ وارڈن اپنی رپورٹوں کے ذریعہ رپورٹ سنٹر کو مطلع کرتا رہتا ہے۔

خطرہ کا الارم ٹل جانے کی صورت میں اگر لوگ باہر آجائیں تو اس بات کا خیال رکھنا کہ کسی غیر ضروری آدمی کی وجہ سے جائے وقوعہ کو نقصان نہ پہنچے وارڈن کے فرائض میں سے ہے۔ اور وہ ضروری سمجھے تو اس کام میں پولیس کی مدد بھی لے سکتا ہے۔

اسی طرح ولیبام گرنے کی صورت میں جو پھٹنے والا ہو۔ لیکن وہ ابھی تک پھٹا نہ ہو اگر کسی حلقے کے مکانوں کو خالی کرنے کی ضرورت پڑے۔ تو وارڈن کو مناسب بندوبست کرنا چاہیئے۔

جب آگ پر قابو پا لیا جائے۔ اور زخمی اسپتال یا فرسٹ ایڈ کی چوکی یا اپنے گھروں میں پہنچ جائیں۔ تو وارڈن کو چاہیئے۔ کہ جائے وقوعہ پولیس کے سپرد کر دے اور خود رپورٹ سنٹر کی اطلاع کیلئے ایک جامع رپورٹ تیار کر کے وارڈن پوسٹ میں لے جائے۔ اور وہاں سے رپورٹ سنٹر کو بھجوا دے۔

(۳) ہوائی حملہ کے بعد

خطرہ ٹلنے کی صورت میں وارڈن کا کام ہرگز ختم نہیں ہوتا بلکہ اس کی ذمہ داری بڑھ جاتی ہے۔ اس کا فرض ہے کہ اپنے علاقے میں عام حالات پیدا کرنے کی کوشش کرے۔ جو لوگ مر چکے ہوں۔ ان کی اطلاع ایسے مرکز میں بھیجے۔ جہاں سے لوگ یہ اطلاع حاصل کر سکتے ہیں۔ اگر کوئی شخص لاپتہ ہو تو اس کے وارثوں کو تسلی دینے کی کوشش کرے۔ اپنے حلقوں کا چکر کاٹ کر عام حالات کا مشاہدہ کرے۔ ہراساں کرنے والی خبروں کی تردید کرے۔ جو لوگ بے گھر ہو گئے ہوں ان کو اپنے رسوخ سے جگہ دلوائے۔ اگر ایسا نہ کر سکے تو حکومت کے قائم کردہ ریلیف کیمپ وغیرہ میں پہنچانے کا بندوبست کرے۔

ضروری اعلان

ایک شخص سید محمود نامی جو اپنے آپ کو اوڑی کا باشندہ ظاہر کرتا ہے۔ اور فی الحال پونچھ تحصیل باغ میں اپنا گھر بتلاتا ہے راولپنڈی انجمن احمدیہ میں رمضان کے درمیان بھی رہا۔ اور کچھ وقفہ کے بعد شوال کے پندرہ سولہ دن بھی رہا۔ جن میں ہر روز صبح اور رات کو انجمن میں آکر سوتا تھا۔ بعض احمدیوں سے سبزی وغیرہ بھی خرید و فروخت کے لئے نقد روپے لے کر کچھ پیسے بھی لے لئے اور پھر پانچ اگست کی رات کو نقیب کے کمرہ کا تالا توڑ کر خاکسار کا ایک بکس اٹھا کر بھاگ گیا۔ جس میں مبلغ ۹۰ روپے اور چند جوڑے پارچات کے اور بعض ضروری اشیاء تھیں۔ جماعتیں آگاہ رہیں۔ کہ اگر وہ شخص کسی جماعت میں پہنچے۔ تو اس سے محتاط رہیں اور اگر کوئی نشان مل جائے۔ تو انجمن احمدیہ راولپنڈی میں اطلاع دیں۔ بکس بھی سرخی مائل رنگ کا تھا۔ اور کونے گول تھے۔ اس شخص کا رنگ گندم گوں۔ قد لمبا۔ شلوار قمیض ملیشیا رنگ کی۔ داڑھی رکھی ہوئی۔ اپنے آپ کو بارہ تیرہ سال سے احمدی بتلاتا ہے۔ اور یہ کہتا ہے کہ میں سکھوں کی قید میں رہا ہوں۔

(دستخط) [illegible] انجمن احمدیہ مری روڈ راولپنڈی

وصایا

وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں۔ تاکہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو۔ تو وہ دفتر ہذا کو مطلع کر دے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

وصیت نمبر ۱۳۰۹۰ میں فضل بی بی زوجہ چوہدری مبارک علی صاحب سکنہ چک 15/11-L ڈاکخانہ چک 16/11-L ضلع منٹگمری بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 12/5/51 حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائداد حق مہر مبلغ /۱۰۰ روپیہ ہے۔ اس کے 1/10 حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائیداد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر جائداد ثابت ہوگی۔ اس کے بھی 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ العبد۔ فضل بی بی زوجہ چوہدری مبارک علی صاحبہ نشان انگوٹھا۔ گواہ شد۔ مبارک علی بقلم خود خاوند موصیہ مذکورہ۔ گواہ شد۔ محمد یوسف سیکرٹری مال چیچہ وطنی ضلع منٹگمری

وصیت نمبر ۱۳۰۹۱ میں مبارک علی ولد نواب خان عرف رباب خان، ساکن چک 15/11-L ڈاکخانہ چک 16/11-L ضلع منٹگمری۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 12/5/51 حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ اس وقت میری جائداد کوئی نہیں ہے۔ ماہوار آمد مبلغ /۴۰ روپیہ ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا 1/10 حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ثابت ہو۔ اس کے بھی 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔
العبد۔ مبارک علی ولد نواب خان چک 15/11-L ضلع منٹگمری
گواہ شد۔ محمد یوسف سیکرٹری مال چیچہ وطنی ضلع "
" سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا۔

وصیت نمبر ۱۳۰۹۵ میں کریم بی بی بیوہ مولا بخش صاحب مرحوم ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 8/5/51 حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد اس وقت صرف مبلغ یک صد روپیہ نقد ہے۔ میں اس کے 1/10 حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ یہ رقم مبلغ ۳۲/۵/۱ روپیہ آج خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں بد وصیت حصہ جائداد وزیر کوپن ۲۶۳ جمع کرا دی ہے۔ میرے مرنے کے بعد جو میری جائداد ثابت ہو اس کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ العبد۔ کریم بی بی بیوہ مولا بخش صاحب مرحوم نشان انگوٹھا۔ گواہ شد۔ محمد شریف کارکن دفتر تحریک جدید ربوہ
گواہ شد۔ محمد اسمٰعیل آڈیٹر تحریک جدید ربوہ
" محمد اسمٰعیل آڈیٹر تحریک جدید ربوہ

وصیت نمبر ۱۳۰۶۵ میں محمد بی بی بیوہ چوہدری محمد بخش صاحب چک 245/E.B ڈاکخانہ خاص ضلع منٹگمری بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 21/5/51 حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد زیورات طلائی وزنی ڈیڑھ تولہ قیمتی /۱۵۰ روپیہ ہے۔ اس کے 1/10 حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں بد وصیت داخل خزانہ کر کے رسید حاصل کر لوں۔ تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ہوگی۔ اس کے بھی 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ العبد۔ محمد بی بی بیوہ محمد بخش صاحب مرحوم
گواہ شد۔ کریم بخش حال ربوہ نشان انگوٹھا
گواہ شد۔ سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا۔
گواہ شد۔ ملک عبد العزیز چک 245/E.B ضلع منٹگمری نشان انگوٹھا

وصیت نمبر ۱۳۰۶۷ میں گوہر بی بی زوجہ چوہدری کریم بخش صاحب سکنہ چک 245/E.B ڈاکخانہ گو ضلع منٹگمری بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 21/5/51 حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری جائداد حق مہر مبلغ /۱۰۰ روپیہ بذمہ خاوند ہے۔ اس کے 1/10 حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بد وصیت داخل یا ادا کر کے رسید حاصل کر لوں۔ تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع

135

مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس جائداد پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ہوگی۔ اس کے بھی ۱/۳ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

العبد:۔ گوہر بی بی زوجہ چوہدری کریم بخش صاحب
گواہ شد:۔ کریم بخش صحابی خاوند موصیہ مذکور
گواہ شد:۔ سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا۔
گواہ شد:۔ ملک عبد العزیز چک ۳۵ ۔ ۲ ضلع منٹگمری

وصیت ۱۳۰۸۲ میں محمد خورشید احمد ولد حشمت علی صاحب ساکن کھرولیاں ڈاک خانہ ماچیاں ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲/۵ ، حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ اس وقت میری کوئی جائداد نہیں ہے۔ پاکستان میں عارضی طور پر ۲ ایکڑ اراضی بشراکت حقیقی بھائی ملی ہے اور ایک عمدہ مشین سلائی بھی مجھے ملی ہے۔ جس کی قیمت ۶۰/- روپیہ ہے اس کی آمدنی ۲۰۰/-/- سالانہ ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اگر اس کے بعد کوئی اور جائیداد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز ایک مکان رہائشی موضع بھیرو چیچی ضلع گورداسپور میں مشترکہ دو بھائیوں کے ہے۔ اگر وہ مجھے مل گیا۔ تو اس کا ۱/۱۰ حصہ ادا کروں گا۔ میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائیداد ہوگی۔ اسکے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

العبد:۔ خواجہ محمد خورشید ولد حشمت علی
گواہ شد:۔ علی محمد انسپکٹر وصایا
گواہ شد:۔ ماسٹر عبد الرحمن ولد غلام قادر صاحب

بجٹ خدام الاحمدیہ

شوریٰ خدام الاحمدیہ ۱۹۵۱ء میں (جو سالانہ اجتماع کے موقعہ پر ہوگی) خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا سال ۵۲-۱۹۵۱ء کا بجٹ آمد وخرچ پیش ہوگا۔ جس کے لئے مجالس کو فارم بھجوائے جا چکے ہیں۔ ابھی تک بہت سی مجالس نے یہ فارم بجٹ پر کرکے واپس نہیں کئے جس کی وجہ سے بجٹ کی تیاری میں دِقت پیدا ہو رہی ہے۔ ایسی تمام مجالس سے جنہوں نے ابھی تک مذکورہ بجٹ فارم پُر کرکے مرکز میں نہیں بھجوائے۔ درخواست ہے کہ وہ اپنی مجلس کا بجٹ آمد تیار کرکے جلد از جلد مرکز میں بھجوا دیں تا مرکز آئندہ سال کا بجٹ تیار کرکے شوریٰ میں پیش کر سکے جن مجالس کی طرف سے فارم نہ پہنچیں گے مرکز مجبور ہوگا کہ گذشتہ بجٹ کے مطابق ہی ان کی آمد کا اندازہ درج کرے۔ بجٹ فارم ۱۵ اگست ۱۹۵۱ء تک مرکز میں پہنچ جانے ضروری ہیں۔ نائب معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ

ضروری اعلان

ایک عدد رسید بک ۲۳۳۰ دفتر ہذا کی طرف سے انجمن احمدیہ نوشہرہ چھاؤنی (صوبہ سرحد) کو بھجوائی گئی تھی۔ ان کی طرف سے اطلاع ملی ہے کہ رسید بک انہیں نہیں ملی بلکہ گم ہو گئی ہے۔ لہٰذا جملہ جماعتہائے احمدیہ مطلع رہیں۔ اس نمبر کی رسید بک پر کسی قسم کا چندہ نہ دیا جائے۔ خاص طور صوبہ سرحد کی جماعتیں محتاط رہیں

(نظارت بیت المال)

ضروری اعلان حکیم بشیر احمد صاحب ولد جناب عبد العزیز صاحب کو نظارت ہذا کی طرف سے بطور انسپکٹر بیت المال اضلاع سرگودھا و جھنگ میں مقرر کیا گیا ہے ان ہر دو اضلاع کی احمدی جماعتیں مطلع رہیں اور عہدیداران جماعت خصوصاً سکرٹریان مال ان سے تعاون فرمائیں۔

(نظارت بیت المال)

اگست ۱۹۵۱ء میں آپ کی قیمت اخبار ختم ہے

۱۹۔ ۲۰ جولائی ۱۹۵۱ء کے پرچوں میں فہرست چھپ چکی ہے۔ ہر نام کے سامنے قیمت اخبار ختم ہونے کی تاریخ بھی درج کر دی گئی ہے

جن احباب کی طرف سے قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر وصول نہ ہوئی ہوگی۔ اُن کی خدمت میں قیمت ختم ہونے کی تاریخ سے دس دن قبل وی۔پی روانہ کر دیا جائے گا۔ اگر پھر بھی رقم وصول نہ ہوئی۔ تو تا وصولی قیمت اخبار روک لیا جائے گا۔ اطلاعاً عرض ہے آپ کا فائدہ اسی میں ہے۔ کہ قیمت اخبار سالانہ -/۲۴ روپے۔ ششماہی -/۱۳ روپے سہ ماہی -/۷ روپے بذریعہ منی آرڈر بھجوا دیں۔ وی۔پی کا خرچ بچ جائے گا۔ ڈاکخانہ میں وی۔پی پھنس گیا۔ تو پھر چار آنہ کا ٹکٹ لگا کر مطالبہ کرنا پڑتا ہے۔ اس پر بھی علم نہیں کہ رقم کتنے ماہ یا کتنے سالوں میں وصول ہو۔ اور جب رقم دفتر ہذا میں نہ پہنچ جائے۔ وصول شدہ نہیں سمجھی جا سکتی۔ لہٰذا منی آرڈر سے رقم بھجوانا محفوظ ترین ذریعہ ہے۔ (مینیجر)

بقیہ لیڈر صث سے آگے

اللہ تعالےٰ نے نہایت واضح اور پر زور الفاظ میں مشرکین اور کفار کو آخری دفعہ مٹا دینے کی وجہ بیان فرمائی ہے۔ اور وہ ہے متواتر بدعہدی۔ کسی فرد یا کسی قوم کو مٹا دینا کوئی معمولی بات نہیں ہے۔ اللہ تعالےٰ کے نزدیک متواتر بدعہدی ایسا بنیادی مرض تھا۔ کہ اب کوئی چارہ ہی نہیں رہا تھا۔ سوا اس کے کہ ایسے بدعہدوں کو صفحۂ ہستی سے مٹا دیا جاتا۔ اب ان کو معاف نہیں کیا جا سکتا۔ بارہا آزمایا جا چکا تھا۔ باقی گناہ نظر انداز کئے جا سکتے ہیں مگر متواتر بدعہدی کو اب چھوڑ دینا ظلم عظیم ہے۔ (باقی)

مصر میں لام بندی کا نیا قانون

قاہرہ ۹ر اگست۔ مصر میں لام بندی کا ایک نیا قانون منظور کیا جانے والا ہے۔ جس پر ہنگامی حالات میں عمل ممکن ہو سکیگا۔ اس وقت مصر ان چند ممالک میں ہے۔ جہاں ایسا کوئی قانون موجود نہیں ہے۔ حکومت کو جب لام بندی کی ضرورت پیش آئی ہے۔ تو اسے اپنے ہنگامی اختیارات سے کام لینا پڑا ہے۔ خیال کیا جاتا ہے۔ کہ یہ اختیارات بہت پیچیدہ اور موجودہ حالات کے لئے غیر موزوں ہیں۔ وزارت دفاع مجوزہ قانون کا مسودہ مرتب کر چکی ہے۔ اب کونسل آف سٹیٹ اس مسودے پر غور کر رہی ہے۔ (اسٹار)

مشرق وسطیٰ میں پھلوں کی سب سے بڑی منڈی

اسکندریہ ۹ر اگست۔ اسکندریہ میں عنقریب پھلوں کی منڈی قائم کی جانے والی ہے۔ جو مشرق وسطیٰ میں پھلوں کی سب سے بڑی منڈی ہوگی۔ اس منڈی کا منصوبہ بہت عرصہ سے مرتب ہو چکا ہے۔ لیکن جنگ کی وجہ سے اس پر عملدرآمد نہ ہو سکا۔ اصل منصوبہ میں ترمیم کر کے اسے بالکل جدید سطح پر لایا گیا ہے۔ منڈی میں ایسے بڑے بڑے حوض ہوں گے جن میں پھلوں اور سبزیوں کو جراثیم کش سیال میں دھویا جا سکے گا۔ اس بازار میں اپنی مسجد۔ اسکول۔ تھانہ۔ شفا خانہ۔ آگ بجھانے والا عملہ اور ہوٹل ہوں گے۔ (اسٹار)

غذائی زرعی ادارہ اور پاکستان

قاہرہ ۹ر اگست۔ اقوام متحدہ کے غذائی زرعی ادارہ کے مشرق قریب کے علاقائی دفتر سے اعلان کیا گیا ہے۔ کہ اب تک اس ادارہ کا مشرق بعید کا دفتر پاکستان کی ضروریات پوری کرتا تھا لیکن اب مشرق قریب ہی کے دفتر سے اسکی ضروریات پوری کیا جائیں گی۔ یہ فیصلہ حکومت پاکستان کی درخواست کی وجہ سے کیا گیا ہے۔ (اسٹار)

اسرائیل کے علاقہ میں تیل کی دریافت

نیویارک ۹ر اگست۔ "نیویارک ہیرلڈ ٹریبیون" میں یہ رپورٹ شائع ہوئی ہے۔ کہ ایک امریکی کمپنی کے ماہرین نے فلسطین میں جنوبی طرف کا سروے مکمل کرتے ہوئے کہا ہے۔ کہ یہاں زمین سے نکلنے والی گیس سے پتہ چلتا ہے۔ کہ اس علاقہ میں تیل موجود ہے۔ رپورٹ میں بتایا گیا ہے۔ کہ یہ ماہرین وادیٔ عرب میں کام کر رہے تھے۔ اخبار مذکور نے یہ رائے بھی ظاہر کی ہے۔ کہ جو کمپنیاں اس وقت مشرق وسطیٰ میں تیل نکال رہی ہیں۔ وہ اسرائیل کے تیل کے چشموں میں کام کرنے کے لئے غالباً تیار نہیں ہوں گی۔ کیونکہ عربوں اور اسرائیل کی باہمی سیاسی مخالفت کی وجہ سے ایسا کرنے سے عرب علاقوں میں ان کی مراعات متاثر ہونے کا اندیشہ ہے۔ ایک عرب سفارتی افسر نے اسٹار کو بتایا کہ اقوام متحدہ کے تقسیم کے منصوبہ کے تحت نجف اسرائیل میں شامل نہیں ہے۔ (اسٹار)

کیا طہران اور آبادان میں فضا بہتر ہو گئی ہے

طہران ۹ر اگست برطانوی وفد کے قائد مسٹر رچرڈ اسٹوکس نے کل آبادان سے واپس آ کر بیان کیا۔ کہ "طہران اور آبادان کی فضا پہلے سے بہت بہتر ہو گئی ہے۔" انہوں نے کہا کہ میرا خیال ہے۔ کہ دونوں طرف ذمہ دار لوگ جلد از جلد سمجھوتہ کر لینا چاہتے ہیں مسٹر رچرڈ اسٹوکس نے لندن کو مطلع کیا ہے۔ کہ آبادان کا برطانوی عملہ مذاکرات تک "کسی طرح یہاں ٹھہر جانے" پر آمادہ ہے۔ لیکن اگر حالات میں اصلاح نہ ہوئی۔ تو اس کے بعد وہ ٹھہرنے پر تیار نہیں ہوگا۔ وہ کسی ایسے انتظامیہ کے تحت ٹھہرنے پر رضامند نہیں ہیں جو سو فی صدی ہوشیار اور مستعد نہ ہو۔ (اسٹار)

آسٹریلوی پونڈ کی قدر بڑھانے پر غور

لندن ۹ر اگست لندن میں غیر مصدقہ طور پر ایسی خبریں موصول ہوئی ہیں کہ وزیر اعظم منزیز افراط زر کے انسداد کے لئے جلد ہی آسٹریلوی پاونڈ کی قدر بڑھانے پر غور کر رہے ہیں۔

اس طرح کی افواہیں گشت کر رہی ہیں۔ کہ اس وقت اور ستمبر میں آسٹریلوی بجٹ پیش کئے جانے کے وقت کے درمیانی عرصہ میں اعلان کر دیا جائے گا۔ کہ ۱۱۲½ یا ۱۰۰ آسٹریلوی پاونڈ ۱۰۰ برطانوی پونڈ کے برابر ہے۔

اس وقت ۱۲۵ آسٹریلوی پونڈ ۱۰۰ برطانوی پونڈ کے برابر ہوتے ہیں۔ افراط زر کو روکنے کا ایک اور زیر غور طریقہ ٹیکس میں اضافہ کے بجائے کمپنیوں سے لازمی قرضے وصول کرنے کی تجویز ہے۔ (اسٹار)

کوریا میں متارکۂ جنگ کے مذاکرات کی بحالی

ٹوکیو۔ ۹ر اگست۔ خیال کیا جاتا ہے کہ اگر جنرل رجوے کے اس مطالبہ کو اشتراکیوں نے تسلیم کر لیا کہ کیسونگ کو غیر جانبدارانہ رکھنے کا اطمینان دلایا جائے۔ تو کل متارکۂ جنگ کے مذاکرات پھر شروع ہو سکیں گے۔ اقوام متحدہ کے نمائندوں کی واپسی کے لئے دریائے امجن پر ایک عارضی پل تیار کر لیا گیا ہے۔

یہ مذاکرات کی بیسویں نشست ہوگی۔ اور جہاں بات چیت ختم ہوئی تھی۔ یعنی ایک غیر جانبدارانہ علاقہ کا قیام وہیں سے شروع ہوگی۔ لیکن بعض سفارتی حلقوں کو اندیشہ ہے کہ اشتراکی ان مذاکرات سے جاپانی صلحنامہ کو متاثر کرنے کی کوشش کریں گے۔ ایک چینی نیشنلسٹ افسر نے کہا کہ غالباً ان کا مقصود دونوں باتوں کو اس طرح الجھا دینا ہے کہ بعض ایشیائی ممالک کو جاپان میں امریکی فوجوں کی موجودگی کے متعلق شبہات پیدا ہو جائیں (اسٹار)

برطانوی فوج کو نہر سویز سے نہیں نکالا جائیگا

لندن ۹ر اگست۔ یہ برطانوی سفیر قاہرہ کی طرف سے سوموار کو سینیٹ میں مصری وزیر خارجہ کی تقریر کے متعلق رپورٹ موصول ہونے پر غالباً برطانیہ ایک احتجاجی نوٹ مصر روانہ کرے گا۔

اس اثناء میں صلاح الدین پاشا کے بیان کے علاوہ یہاں اور کسی بات سے اس کا پتہ نہیں چلتا کہ اینگلو مصری مذاکرات بالکل ختم ہو گئے ہیں۔ کل دفتر خارجہ کے ایک ترجمان سے پوچھا گیا کہ آیا اس بیان نے اینگلو مصری تعلقات میں کوئی تبدیلی پیدا کی ہے۔ ترجمان نے جواب میں صرف یہ کہا۔ "مصر سے ہمارے تعلقات اس معاہدہ کی بنا پر ہیں۔ جو ۱۹۳۶ء میں کیا گیا تھا۔"

معاہدہ کو منسوخ کرنے کے مصری تذکروں کو یہاں غیر حقیقت پسندانہ تصور کیا جا رہا ہے۔ اسلئے کہ حفاظتی کونسل یہ فیصلہ کر چکی ہے کہ کسی معاہدہ کی یکطرفہ تنسیخ برداشت نہیں کی جا سکتی۔ توقع ہے کہ مصری پارلیمنٹ کو ۲۰ر اگست کو "تنسیخ سے متعلق اقدام" سے مطلع کیا جائے گا۔ لیکن قاہرہ کی ایک خبر میں کہا گیا ہے کہ یہ "قطعی تنسیخ" نہیں ہے اور اس طرح مذاکرات کی گنجائش باقی رہ گئی ہے ــــ سفارتی خبروں میں بتایا گیا ہے کہ اگر مصر نے معاہدہ کی تنسیخ کا اعلان کر دیا تب بھی برطانوی فوجیں معاہدہ میں درج شدہ مدت تک نہری علاقہ میں رہیں گی۔

لیبیا کے ٹربیونل نے کام شروع کر دیا

ٹریپولی۔ ۹ر اگست لیبیا کے لئے اقوام متحدہ نے جو ٹربیونل مقرر کیا ہے۔ اسکے تینوں ارکان یہاں پہنچ گئے ہیں اور ٹربیونل نے طریق کار کے متعلق کام شروع کر دیا ہے۔ ــــ ٹربیونل کا اصل کام لیبیا میں اطالویوں یا سابق اطالوی شہریوں کی جائداد کے جھگڑے طے کرنا ہوگا۔ (اسٹار)

تپ دق کے ماہروں کی تربیت گاہ

اسکندریہ۔ ۹ر اگست۔ یہاں معلوم ہوا ہے۔ کہ عالمی ادارۂ صحت نرسوں کی تربیت اور مشرق وسطیٰ میں تپ دق کے انسداد کے لئے ماہروں کی تربیت کے خاص کالج قائم کرنے والا ہے۔

کالج مصری حکومت کے تعاون سے قاہرہ میں قائم ہوگا۔ (اسٹار)

پاکستان کے ارکان پارلیمنٹ عالمی حکومت کی کانفرنس میں شریک ہونگے

لندن ۹ر اگست۔ لندن میں آئندہ مہینہ عالمی حکومت کی جو کانفرنس منعقد ہونے والی ہے۔ اس کے منتظمین نے اس کی توثیق کر دی ہے کہ پاکستان پارلیمنٹ کے تین ارکان نے کانفرنس میں شرکت کی دعوت قبول کر لی ہے۔ یہ ارکان کانسٹی ٹیوئینٹ اسمبلی کے رکن مسٹر احمد جعفر مشرقی پاکستان کے سرکاری وہپ مسٹر کے نصر اللہ اور سندھ کے وزیر اعلےٰ مسٹر ایم اے کھوڑو ہیں۔ پاکستان کے دوسرے مدعوین کے جواب کا انتظار کیا جا رہا ہے۔

امید کی جا رہی ہے کہ اس کانفرنس میں تقریباً ۳۰۰ بین الاقوامی مندوبین شرکت کریں گے۔ جس میں ۱۰۰ پارلیمنٹ کے ارکان ہوں گے۔ اب تک ۱۸ ممالک سے جواب موصول ہو گئے ہیں۔ برطانوی پارلیمنٹ کے ۲۰ سے زیادہ ارکان شریک ہوں گے۔ دوسرے ایشیائی ممالک میں جاپان کی بھی نمائندگی ہو گی۔ لیکن عام انتخابات کے دن قریب ہونے کی وجہ سے ہندوستان کی شرکت مشتبہ ہے۔

کانفرنس کا اجلاس ۲۴ ستمبر کو چار دن کے لئے لندن میں شروع ہوگا۔ اور اسکے بعد کارڈف اور ادنبرا میں اجلاس ہوں گے۔ (اسٹار)